روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲ | بدھ ۱۳-شعبان ۱۴۱۴ھ، ۲۶-صلح ۱۳۷۳ھش، ۲۶-جنوری ۱۹۹۴ء

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے، اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ساری عزتیں احمدیت سے تعلق میں ڈھونڈیں

گجرات اور سیالکوٹ کے اضلاع کو اللہ نے بڑی صلاحیتیں دی ہیں ان کا صحیح استعمال کریں

گجرات کی جماعتوں میں مولانا راجیکی صاحب جیسے وجود پیدا ہونے چاہئیں

ایم ٹی اے کے پروگرام "بات چیت" میں مورخہ ۱۶-جنوری ۱۹۹۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن = ۱۶- جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستان کے وقت کے مطابق رات آٹھ بج کر دس منٹ کے قریب احمدیہ ٹی وی پر تشریف لائے اور احباب جماعت کے ساتھ بات چیت میں اہم اور قیمتی ارشادات فرمائے۔

سب سے پہلے حضور نے فرمایا کہ جو معمہ احباب کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ وہ یہ بچہ ہے جس کا نام سفیر ہے۔ اور یہ مبارک احمد ساہی صاحب ہیں۔ دونوں کا قد ناپا گیا ہے تو ساہی صاحب کا قد ۷۶ انچ ہے (۶ فٹ ۴ انچ) اور بچے کا قد ۴۳ء۱۴ انچ ہے (اندازاً ۳ فٹ ۶ انچ) اس طرح سے صحیح جواب ہے ۸۴ء۱۔ حضور نے فرمایا سب سے صحیح جواب ابو ظہبی کے مکرم ارشد محمود صاحب کا ہے جنہوں نے ۹ء۱ جواب بھجوایا ہے حضور نے اپنی جیب سے پین نکال کر انعام کے طور پر دینے کا اعلان فرمایا اور امانتاً پین پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد صاحب جاوید کے سپرد فرمادیا۔

حضور نے فرمایا فون پر جو پیغامات آرہے ہیں اس پر احباب کا بڑا خرچ ہو رہا ہے۔ پاکستان کے لوگ اپنے پیغامات مکرم منگلا صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) کو بھجوا دیں وہ میرے پاس بھجوا دیں گے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک اور معمہ احباب کی خدمت میں پیش فرمایا کہ ازبکستان سے مجھے ایک چھڑی اور ایک یہ تھیلی تحفہ میں آئی ہے؟ آپ نے یہ بتانا ہے کہ اس تھیلی میں کیا ہے؟ جو صحیح جواب دے گا اسے یہی چھڑی، جو میرے استعمال میں ہے بطور انعام دی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے چھڑی کے ظاہر میں موجود ہونے اور تھیلی میں موجود چیز کے اخفاء میں ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حوالے سے میں نے یہ سمجھانا تھا کہ اس میں ایک گہری حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ غیب کا علم ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن اگر کوئی چیز سامنے ہو تو کس کو علم نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ ہمارا علم خام ہے۔ ہماری نظریں دھوکا بھی کھا جاتی ہیں۔ اللہ ہی ہے جو ظاہر کو بھی صحیح طرح جانتا ہے۔ بعض دفعہ آنکھوں میں ایسا نقص ہوتا ہے کہ آنکھیں سبز چیز کو سیاہ دیکھتی ہیں۔ بعض اور بھی محرکات ہوتے ہیں۔ غصے کی حالت میں اور کیفیت ہوتی ہے اور پیار کی حالت میں اور ہوتی ہے۔ موسم کے بدلنے سے بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ ٹھنڈے موسم میں دیکھیں تو کچھ اور نظر آتا ہے اور گرم موسم میں کچھ اور۔

اللہ ہی ہے جو عالم الغیب والشہادہ ہے۔

حضور سے سوال کیا کہ بتائیں اس بچے کی عمر کیا ہے؟ بچے کی عمر کا سوال بھی آج کے معمے میں شامل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے پیغامات کے حوالے سے بتایا کہ محترم صاحبزادہ میاں انور احمد صاحب نے لکھا ہے کہ ان کا نواسہ پیدا ہوا ہے۔ اس کا نام رکھ دیں۔ چنانچہ میں نے اس کا نام "وارث احمد" رکھا ہے۔ یہ بچہ مکرم پیر معین الدین صاحب اور میری ہمشیرہ کا پوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ساتھ ہی فرمایا کہ اگلے بیٹے کا نام بھی میں ابھی رکھ دیتا ہوں۔ اگلے بیٹے کا نام حارث احمد ہوگا۔ اب آپ کو اللہ نے چاہا تو اگلی دفعہ نام پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

اسی طرح حضور نے محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کی پوتی کا نام "منزہ بتول" رکھا۔

گجرات اور سیالکوٹ کی جماعتوں کے لئے ارشادات

حضور ایدہ اللہ نے پیغامات کا سلسلہ ختم کرنے کے بعد

مسلسل صفحہ ۲ پر

محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب ناظر مال خرچ کو ۲۲- جنوری کی شام بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ ۲۱- جنوری کو صبح ۶ بجے دل کی تکلیف سے انتقال فرما گئے تھے۔

محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز مغرب پڑھائی جس میں اہل ربوہ کی ایک بڑی تعداد شامل ہوئی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب کرام سے محترم شاہ صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے نیز ان کی بیوہ اور بیٹوں بیٹیوں کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

نیلام عام

○ صدر انجمن کے کوارٹر ۶/۷ کی صرف چھتیں ۳۱- جنوری کو صبح نو بجے جس میں خام لکڑی کے شہتیر و بالے ہیں بذریعہ نیلامی فروخت کئے جائیں گے۔ ضرورت مند احباب استفادہ فرماویں۔ شرائط دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ فرماویں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب، بقضائے الٰہی ۹۴-۱-۱۷ کو وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ ۹۴-۱-۱۸ کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ۱۰ بجے صبح مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولوی صاحب موصوف نے دعا کروائی۔ آپ کی

باقی صفحہ ۷ پر

خبریں

ربوہ : 25 - جنوری- بادلوں کی وجہ سے پوری دھوپ نہیں نکل رہی درجہ حرارت کم ازکم 8 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم کشمیری عوام کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ اور حق خودارادیت کے لئے اخلاقی ' سفارتی ' اور سیاسی حمایت جاری رکھیں گے ' اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں کشمیریوں کی مدد سے نہیں روک سکتی۔ انہوں نے کہا کہ وہ یکم فروری کو انسانی حقوق کمیشن کے سامنے کشمیریوں کا مقدمہ خود پیش کریں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اور کشمیری ناقابل تقسیم ہیں کشمیر کے بارے حکومت وہی موقف رکھتی ہے جو قائداعظم اور قائد عوام کا تھا۔

○ پاکستان میں متعین امریکہ کے فرسٹ سیکرٹری جان میکرری نے کہا ہے کہ امریکہ کی خواہش ہے کہ پاکستان اور بھارت مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر حل کریں۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار جموں وکشمیر نیشنل پیپلزپارٹی کے سربراہ سے کیا اور خیال ظاہر کیا کہ مسئلہ کشمیر کا حل اب زیادہ دور نہیں۔

○ قومی اسمبلی میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور قائد حزب اختلاف نواز شریف میں براہ راست الزامات کا تبادلہ ہوا۔ ایوان میں انتہائی شوروغل ہوا۔ وزیراعظم نے خود اٹھ کر جوابات دینے شروع کردیئے اس پر نواز شریف نے اصرار کیا کہ انہیں بھی وقت دیا جائے۔ اسی طرح جب محترمہ تیسری مرتبہ موقف واضح کرنے کے لئے کھڑی ہوئیں تو اپوزیشن کے تمام اراکین کھڑے ہوگئے اور یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ نماز کا وقفہ ہوگیا ہے۔

○ پنجاب کا سیاسی بحران مزید سنگین ہوگیا ہے صدر لغاری نے وزیراعلیٰ پنجاب کو اسلام آباد طلب کرلیا ہے۔ جونیجو لیگ کی مجلس عاملہ سے "بڑے" فیصلے کا اختیار حاصل کرنے کے بعد میاں منظور احمد وٹو کی صدر سے طویل ملاقات ہوئی ہے۔ جبکہ صدر نے حامد ناصر چٹھہ سے معاملہ کے حل کے لئے مدد طلب کی ہے۔ صدر مملکت کے قریبی ذرائع نے کہا ہے کہ اختلافات چائے کی پیالی میں طوفان کے مترادف ہیں اور مسئلہ جلد حل کرلیا جائے گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ پیپلزپارٹی اور جونیجو لیگ کے اختلافات کی وجہ سے مصطفیٰ کھر کی بطور گورنر پنجاب تقرری کا فیصلہ واپس لے لیا گیا ہے۔ اور انہیں وفاقی وزیر برائے ریلویز بنانے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے ۱۰۰ دن پورے ہونے پر قوم کو مہنگائی کے علاوہ کوئی تحفہ نہیں دیا۔ ملک افراط زر کا شکار ہے۔ سٹاک ایکسچینج میں ۴۰ بلین کی کمی ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلورکراسنگ کے آرڈی ننس کو قانونی حیثیت نہ دینا حکومت کی کھلی بدنیتی ہے۔

○ افغان بحران کے حل کے لئے علاقائی امن کانفرنس منعقد کرنے کی پاکستانی تجویز کا حکمت یار کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا ہے حزب اسلامی کے ترجمان نے ریڈیو پاکستان کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی عارضی انتظام مفید ثابت نہیں ہوگا۔ صدر ربانی ملک کو مزید تباہی سے بچانے کے لئے بلا تاخیر غیر جانبدار عبوری حکومت کے حق میں اپنے صدارتی عہدے سے دستبردار ہوجائیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ افغان صدر برہان الدین ربانی صدارت چھوڑنے پر تیار ہوگئے ہیں۔

○ پاکستانی وزیر خارجہ مسٹر سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان میں جنگ بندی کے لئے بھرپور کوشش کررہا ہے۔

○ افغان رہنماؤں سے پاکستان کے مذاکرات ناکام ہوگئے ہیں۔ افغان متحارب دھڑوں نے اسلامی ممالک کی تجاویز اور غیر مشروط جنگ بندی کی اپلیں مسترد کردی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بھٹو کی یادگار اور مقبرہ سرکاری خزانے سے بننے نہیں دیں گے۔ حکومت کو یہ بھاری رقوم موٹروے پر خرچ کرنی چاہئیں۔ پشاور اسلام آباد موٹروے کی منسوخی سے ہم ترکی کے تعاون سے محروم ہوگئے ہیں۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے عوام سے ۵ سال نہیں ۱۸ ماہ مانگے ہیں۔ ہم نے آئی ایم ایف سے ایک مشکل سمجھوتہ کیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کی حریت پسند تنظیموں کی مشترکہ تنظیم کل جماعتی حریت کانفرنس نے ۲۶۔ جنوری کو بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر "یوم سیاہ" منانے کا اعلان کیا ہے۔ تمام مذہبی سیاسی اور عسکری تنظیموں نے اس فیصلے کی حمایت کی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں کے ساتھ جھڑپ میں مزید آٹھ افراد ہلاک ہوگئے۔ بھارتی فوجوں نے سڑکوں بازاروں اور گلی کوچوں میں گشت تیز کردی ہے۔ بس پورہ ' راجباغ قمرواڑی ' کپواڑہ بڈگام ' اڑی ' وادی لولاب اور بارہ مولا میں شدید کریک ڈاؤن سے شہریوں کو سخت پریشانی لاحق ہوگئی ہے۔

○ لوڈشیڈنگ کے باعث پنجاب میں خشک سالی کا خطرہ ہوگیا ہے۔ ۸۰ فیصد ٹیوب ویل خراب ہوگئے ہیں۔ واپڈا نے ایڈوانس لئے بغیر ٹیوب ویل صحیح کرنے سے انکار کردیا ہے۔ کمشنروں نے صورت حال سے چیف سیکرٹری کو آگاہ کردیا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

۴ بجے تا ۸ بجے شام

ضرورت ملازم

ملتان دواخانہ کیلئے ایک محنتی اور دیانتدار ملازم کی ضرورت ہے۔ عمر ۳۰ سال سے زائد ہو' ملتان کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنی درخواست صدر / امیر صاحب سے تصدیق کروا کر ۲۸ سے ۳۰ جنوری تک ملیں۔

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان شہر

ضرورت سیلزمین

ہمیں اپنی فرم کیلئے نوجوان اور پڑھے لکھے ایسے سیلزمینوں کی ضرورت ہے جو اچھی انگریزی بول سکتے ہوں۔ پرکشش مراعات دی جائیں گی۔
خواہشمند حضرات اپنی درخواست مع کاغذات اور حالیہ تصویر اور حلقہ کے صدر کی تصدیق کے ساتھ پوسٹ آفس بکس ۱۱۵۵ لاہور پر جلد ارسال کریں۔

7 CURATIVE SMELLS

سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell — ۱۔ ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell — ۲۔ ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell — ۳۔ فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell — ۴۔ فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell — ۵۔ ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell — ۶۔ پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell — ۷۔ ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے

تفصیلی لٹریچر — ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606

پتہ

خدمت اور معیار' پروقار ہر بار

گوندل ٹینٹ اینڈ موبائیل کیٹرنگ سروسز گولبازار ربوہ

ہر قسم کے لذیذ کھانے پکوانے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

فون: آفس: 758، رہائش: 358

ارشادات حضرت مسیح موعود

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے

ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا کہ جب ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک و شبہات سے ہنوز لڑائی ہے پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیا ہونے کل اسباب یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے وہ حضرت احدیت میں صادق اور راست باز شمار کیا جاتا ہے اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے۔ اسی لئے ایک مرد متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سن کر ہر ایک پہلو پر ابتدائے امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ کے من جانب اللہ ہونے پر بعض اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آجاتا ہے۔ اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرالیتا ہے۔ اور وہ حصہ جو سمجھ نہیں آتا اس میں سنت الصالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے۔ اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اس کی حالت پر رحم کرکے اور اس کی دعاؤں کو سن کر معرفت تامہ کا دروازہ اس پر کھولتا ہے۔ اور الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اس کو پہنچاتا ہے۔

میں ان خشک فلسفیوں کو جو عشق الٰہی اور اس کی بزرگ ذات کی قدر شناسی سے غافل ہیں جہاں تک مجھے طاقت عقلی دی گئی ہے بدلائل شافیہ راہ راست کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان کی روحانی زندگی بہت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ اور ان کی بے جا آزادی اور ضعف ایمانی نے بہت ہی برا اثر ان کے ارادت باطنی اور ان کی دینی اولوالعزمی اور ان کی اندرونی حالت پر ڈالا ہے اور عجیب طور پر انہوں نے ذلالت کو صداقت کے ساتھ ملا دیا ہے۔ مذہب وہ چیز ہے جس کی برکات کی اصل جڑ ایمان و اعتبار و حسن اعتقاد و حسن ظن و اطاعت و اتباع مخبر صادق و کلام الٰہی ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے غلط فلسفہ کی وجہ سے مذہب کی حقیقت کچھ اور ہی سمجھ رہے ہیں سو انہیں لازم ہے کہ تعصب اور خود پسندی کے شور و غوغا سے اپنے تئیں الگ کر کے سیدھی نظر اور سیدھے خیال سے اس سوال پر غور کریں کہ ایمان کیا شے ہے اور اس پر ثواب مترتب ہونے کی کیوں امید کی جاتی ہے سو جاننا چاہئے کہ ایمان اس اقرار لسانی اور تصدیق قلبی سے مراد ہے جو تبلیغ و پیغام کسی نبی کی نسبت محض تقویٰ اور دور اندیشی کے لحاظ سے صرف نیک ظنی کی بنیاد پر یعنی بعض وجوہ کو معتبر سمجھ کر اور اس طرف غلبہ اور رجحان پا کر بغیر انتظار کامل اور قطعی اور واشگاف ثبوت کے دلی انشراح سے قبولیت و تسلیم ظاہر کی جائے لیکن جب ایک خبر کی صحت پر وجوہ کاملہ قیاسیہ اور دلائل کافیہ عقلیہ مل جائیں تو اس بات کا نام ایقان ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں علم الیقین کہتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ خود اپنے خاص جذبہ اور موہبت سے خارق عادت کے طور پر انوار ہدایت کھولے اور اپنے اعلاء و نعماء سے آشنا کرے اور لدنی طور پر عقل اور علم عطا فرمادے اور ساتھ اس کے ابواب کشف اور الہام بھی منکشف کرکے عجائبات الوہیت کا سیر کراوے اور اپنے محبوبانہ حسن و جمال پر اطلاع بخشے تو اس مرتبہ کا نام عرفان ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں عین الیقین اور ہدایت اور بصیرت کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ اور جب ان تمام مراتب کی شدت اثر سے عارف کے دل میں ایک ایسی کیفیت حالی عشق اور محبت کے باذنہٖ تعالیٰ پیدا ہو جائے کہ تمام وجود عارف کا اس کی لذت سے بھر جاوے۔ اور آسمانی انوار اس کے دل پر بکلی احاطہ کرکے ہر یک ظلمت و قبض و بسط کو درمیان سے اٹھا دیں یہاں تک کہ بوجہ کمال رابطہ عشق و محبت و بباعث انتہائی جوش صدق و صفا کے بلا و مصیبت بھی محسوس اللذت اور مدرک الحلاوت ہو تو اس درجے کا نام اطمینان ہے جس کو دوسرے لفظوں میں حق الیقین اور فلاح اور نجات سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ مگر یہ سب مراتب ایمانی مرتبہ کے بعد ملتے ہیں۔ اور اس پر مترتب ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنے ایمان میں قوی ہوتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ ان سب مراتب کو پالیتا ہے۔ لیکن جو شخص ایمانی طریقہ کو اختیار نہیں کرتا اور ہر صداقت کے قبول کرنے سے اول قطعی اور یقینی اور نہایت واشگاف ثبوت مانگتا ہے اس کی طبیعت کو اس راہ سے کچھ مناسبت نہیں اور وہ اس لائق ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس قابل غنی بے نیاز کے فیوض حاصل کرے۔

عادت اللہ قدیم سے اسی طرح پر جاری ہے اور یہ اس فن علم الٰہی کا نہایت باریک نکتہ ہے جس پر سعادت مندوں کو غور کرنا چاہئے کہ ہمیشہ ثواب اور فیضان سماوی ایمان پر ہی مترتب ہوتا ہے۔ اس راہ کا سچا فلسفہ یہی ہے کہ انسان دین قبول کرنے کی ابتدائی حالت میں اس بے نیاز مطلق اور اس کی قدرت اور اس کے وعدہ و وعید اور اس کے اخبار و اسرار کے ماننے میں ان لمبے لمبے انکاروں سے مجتنب رہے کیونکہ ایمانی صورت کے قائم رکھنے کے لئے (جس پر تمام ثواب وابستہ ہے) ضرور تھا کہ خدائے تعالیٰ امور ایمانیہ کو ایسا منکشف نہ کرتا کہ وہ دوسرے بدیہات کی طرح ہر یک عام اور خاص کی نظر میں مسلم الوجود ہو جاتی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

جنگ میں دشمن سے سلوک

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رسول اکرم ﷺ کی ایک حدیث جس کا ترجمہ نیچے دیا گیا ہے کی تشریح فرماتے ہیں:۔

حدیث کا ترجمہ یہ ہے = حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کی کوئی پارٹی جہاد کے لئے روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو نصیحت فرماتے تھے "اللہ کا نام لے کر خدا کے رستہ میں نکلو اور کبھی خیانت نہ کرو اور نہ کبھی دشمن سے بد عہدی کرو۔ اور نہ قدیم وحشیانہ طریق کے مطابق دشمن کے مقتولوں کے اعضاء وغیرہ کاٹو اور نہ کسی بچے یا عورت کو قتل کرو۔

تشریح۔ آنحضرت ﷺ کا یہ مبارک ارشاد ابتدائی جنگوں میں صحابہؓ اور اس کے بعد آنے والے مسلمانوں کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اسلام نے کفار کے مظالم اور ان کی جارحانہ کارروائیوں سے مجبور ہو کر تلوار اٹھائی لیکن اس کے بعد مسلمانوں نے ظالم دشمن کے ساتھ بھی حسن اخلاق کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ عاجز ہے عربوں میں عورتوں اور بچوں تک کو قتل کر دینے کا طریق تھا۔ بلکہ یہ طریق موسوی شریعت کے قیام سے دنیا کے معتدبہ حصہ پر وسیع ہو چکا تھا۔ اور اس کے علاوہ عربوں میں یہ بھی رواج تھا کہ مفتوح دشمن کے مقتولوں کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر اپنی وحشیانہ خوشی کو کمال تک پہنچاتے تھے۔ اس قبیح رسم کو عرب لوگ مثلہ کرنا کہتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سب ظالمانہ طریقوں کو سختی سے روک کر حربی دشمن کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دی۔ اور خیانت اور غداری اور بد عہدی کو حرام قرار دے کر دنیا میں ایک اعلیٰ ضابطہ اخلاق کی بنیاد قائم کی۔

اس کے علاوہ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے آنحضرت ﷺ نے یہ بھی حکم دیا کہ حربی دشمن کے بوڑھے لوگوں اور مذہبی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والوں پر خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں ہاتھ نہ اٹھایا جائے اور جیسا کہ قرآن شریف "سورہ محمد" میں فرماتا ہے جنگی قیدیوں کے متعلق یہ حکم دیا ہے کہ انہیں قتل نہ کیا جائے بلکہ یا تو انہیں ------ اور یا انہیں فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے۔ اور یا واجبی فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے اور بہرحال جنگ کے اختتام کے بعد ان کی قید کو لمبا نہ کیا جائے اور دوران قید میں بھی قیدیوں کے ساتھ اسلام نے حسن سلوک کا اس تاکید کے ساتھ حکم دیا کہ ایک غیر مسلم قیدی کی روایت ہے کہ مسلمان ہمیں اچھا کھانا دیتے تھے۔ ہمیں اونٹوں پر سوار کراتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے۔ کیا کسی حربی دشمن کے ساتھ دنیا کی کسی قوم نے تاریخ کے کسی زمانہ میں اس سے بہتر سلوک کیا ہے۔ باقی رہا دشمن کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ تو اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے "اے مسلمانو کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے متعلق عدل و انصاف سے ہٹ جاؤ۔ بلکہ تمہیں چاہئے کہ ہر حال میں دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا سلوک کرو۔ کہ یہی تقویٰ کا تقاضا ہے۔" مگر افسوس کہ دنیا نے اس شاندار تعلیم کی قدر نہیں کی۔

تقویٰ محض اکیلا کام نہیں کر سکتا۔ جب تک دعا اس کے ساتھ شامل حال نہ ہو۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یاد رفتگاں

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب آف کوئٹہ

لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد

یوں تو اس جہان فانی سے ہر کسی کو جو آیا ہے جانا ہے۔ خواہ جلد جائے یا بدیر مگر اس کی واپسی یقینی ہے۔ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات باری کے ہر شے جو اس کرۂ ارض پر ہے اس کو ایک دن فنا ہونا ہے۔ بقا اور قیام تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات عالی جناب کو ہے۔

ہر روز کوئی نہ کوئی۔ واقف یا ناواقف۔ اپنا یا غیر۔ قریبی یا دور کے تعلق والا۔ اگلے جہاں کو روانہ ہو جاتا ہے۔

بعض دوست احباب اور اقرباء کی وفات کا افسوس تو خیر ہوتا ہی ہے مگر بعض کے جانے کے بعد ایک خاص قسم کا خلا اور کمی محسوس ہونے لگتی ہے۔

برادرم مکرم و محترم شیخ محمد حنیف صاحب آف کوئٹہ ۹ نومبر ۱۹۹۳ء کو ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ ہم خدا تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ مکرم شیخ صاحب میرے ہم زلف برادرم مکرم شیخ محمد شریف صاحب آف سمن آباد لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ ۲۸ سال کا لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے امیر رہے۔ آنمکرم عالم۔ فاضل۔ فصیح البیان۔ قادر الکلام۔ حضرت بانی سلسلہ (خدا تعالیٰ آپ پر سلامتی بھیجتا رہے) کے فدائی اور جماعت احمدیہ کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ بڑے سلیقہ شعار آداب محفل سے آشنا اور برمحل اور باادب بات کرنے کا ڈھنگ رکھتے تھے۔ پنجابی' اردو تو خیر آپ کی مادری زبان تھی بلوچی۔ بروہی اور کسی حد تک فارسی پر بھی عبور حاصل تھا۔ بلوچستان کے نامور سرداروں کے ہاں گھر میں سخت ترین پردہ کا رواج ہے۔ مگر شیخ حنیف جیسے پارسا انسان کے لئے ایک استثنائی صورت تھی۔ وہاں کے سردار اور نواب آپ کا دل سے احترام کرتے تھے۔ برادرم حنیف بڑے مشکل مسائل۔ اور پیچیدہ گتھیوں کو بڑے آرام اور آسانی سے حل کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ طبیعت میں کسی قدر سختی اور اپنی بات منوانے کا مادہ ذرا نمایاں تھا جو بعض اوقات کچھ دوست احباب کی طبیعت پر گراں گزرتا تھا۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اسی طرح آپ کی بیوہ اور سب بچیوں کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو۔ اس یاد کے مضمون کو ختم کرنے سے پہلے برادرم شیخ صاحب کے متعلق' دو تین باتیں لکھنی ضروری سمجھتا ہوں۔

شیخ محمد حنیف صاحب اپنے والد بزرگوار شیخ کریم بخش صاحب کے بڑے ہی فرمانبردار اور تابع فرمان فرزند تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ ایک روز ان کی اماں جی روٹی پکا رہی تھیں۔ مکرم شیخ کریم بخش صاحب بھی وہاں بیٹھے تھے۔ نیز شیخ محمد حنیف صاحب کے علاوہ ان کے دو اور چھوٹے بھائی بھی بیٹھے تھے۔ باتوں باتوں میں مکرم شیخ کریم بخش صاحب نے اپنے تینوں موجود بیٹوں کو مخاطب ہو کر کہا تم میں سے کوئی ہے جو میرے کہنے پر اپنے جذبات کی قربانی دے۔ میری ایک بھتیجی ہے جو طبیعت کی ذرا سادی اور معمولی شکل و صورت کی ہے۔ تم میں سے کوئی ہے جو اس سے شادی کے لئے تیار ہو۔ یہ سن کر شیخ محمد حنیف صاحب نے فوراً اپنا ہاتھ بلند کیا اور عرض کیا اباجی میں حاضر ہوں۔ آج کے اس فیشن زدہ ماحول میں ایسی بات قدرے مشکل معلوم ہوتی ہے۔ میجر منظور احمد صاحب آف ساہیوال کا ایک شعر ہے۔۔

دینداری و تعلیم و شرافت کو بھی دیکھو
دلہن میں فقط حُسن کو دیکھا نہیں کرتے

ایسے نیک دل۔ متقی۔ صابر۔ شاکر اور فرمانبردار انسان کی اولاد کی حفاظت یقیناً یقیناً خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے کریں گے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبہ میں برادرم حنیف صاحب کا بڑے احسن رنگ میں ذکر فرمایا ہے اور ان کی اولاد کے لئے دعا بھی کی ہے۔

برادرم نے ایک بات اور سنائی کہ ان کے والد محترم مکرم شیخ کریم بخش صاحب کا جب آخری وقت آیا۔ نزع کا عالم تھا۔ شیخ کریم بخش صاحب ذرا گھبرائے تو برادرم شیخ محمد حنیف نے بڑے پیار۔ وقار اور جلال سے عرض کی۔ اباجی ساری عمر تو خدا تعالیٰ کی یاد میں گذاری ہے۔ اب اس کے پاس جاتے ہوئے یہ گھبراہٹ کیوں۔ ہنس کے جان دیں۔ اور اس بزرگ باپ نے اپنے بیٹے کی بات سن کر ہنس کر اور تسلی میں رہتے ہوئے اپنے یار حقیقی کے حضور حاضری دے دی۔

قصہ المختصر شیخ محمد حنیف احمدیت کی دعوت کی ایک چلتی پھرتی تصویر تھے۔ نہیں معلوم ہومیو ڈاکٹر زیادہ تھے یا داعی الی اللہ زیادہ۔ دست بکار۔ دل بایار کا عملی نمونہ تھے۔

اے پیارے خدا میرے اس بھائی سے رحمت کا سلوک کر۔ اسے بغیر حساب کے بخش دے۔ اس نے دین ھدیٰ کی بڑی آبیاری کی ہے۔ اس طرح اس کی بیوی اور بچوں کو اپنی جناب سے اپنی حفاظت خاص میں رکھ آمین۔

طب و صحت

عام طور پر مائیں چھوٹی عمر کے بچے کو اوندھا لٹا کر اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سلا دیتی ہیں حالانکہ اس طرح سلانے سے اس کا سانس بند ہو سکتا ہے اور موت واقع ہو سکتی ہے۔ امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں اس بات پر تحقیق کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس طرح اوندھے منہ سلانے سے ۲۰ فیصد موت کے مواقع بڑھ جاتے ہیں اور اگر بچے کو کسی کمبل وغیرہ میں لپیٹ کر سلایا جائے تو بارہ فیصد شرح مزید بڑھ جاتی ہے۔ عالمی طور پر ماں کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ وہ بچے کو چت لٹایا کریں یعنی اس کا منہ اوپر کی طرف ہونا چاہئے اس طرح اسے سانس لینے میں کوئی دقت پیدا نہیں ہو سکتی اور وہ آرام سے سو سکتا ہے یا اسے پہلو پر لٹایا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ اوندھے منہ نہ لٹایا جائے۔ کیونکہ اس طرح سانس کے بند ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اوندھے منہ لٹانے سے اگر خدانخواستہ موت واقع ہو تو بچہ نہ روتا ہے نہ چیختا چلاتا ہے اور اچانک سانس کی بندش کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ ایک نہایت اہم نکتہ ہے جو ہر ماں کو سمجھ لینا چاہئے بچے کو چت لٹائیں یا پہلو پر یہ بھی بتایا گیا ہے بچے کو ڈھانپنے کے لئے ہلکا پھلکا سا کپڑا استعمال کرنا چاہئے۔ خاص طور پر اگر اس کا کوئی حصہ منہ پر بھی ڈالا جائے تاکہ اس میں اسے سانس لینے میں کوئی دقت نہ ہو۔

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

○

ٹی وی پہ نظر آئی' تصویر پیاری سی
سنتے ہو؟ سنو دل سے! تقریر پیاری سی

یہ لطف مرے مولا! ہم ہجر کے ماروں پہ
خوابوں کی ہے دی ہم کو' تعبیر پیاری سی

آقا کی جلا وطنی' کتنی ہے کٹھن ہم پہ
لگتی ہے مگر اب یہ' تعزیر پیاری سی

جو مکر تھے اوروں کے ان پر ہی پڑے جاکر
اللہ کی نظر آئی' تقدیر پیاری سی

آواز سماء کی ہے' روکے سے نہیں رکتی
گونجی ہے فضاؤں میں' تکبیر پیاری سی

ٹی وی پہ یہ لکھا ہے' یہ احمدی ٹی وی ہے
کیسی ہے ذرا دیکھو' تحریر پیاری سی

سب دنیا پہ ہے چھائی' عالم میں نظر آئی
جسوال برادر کی' تدبیر پیاری سی

شیخ نصیر احمد

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ ۴

کامیاب رہے ہیں"۔

پس ہمیں یہ خیال رکھنا چاہئے کہ میسر شدہ ساعت کا کام آنے والے وقت پر منتقل نہ کریں ہم آج کا کام کل پر نہ چھوڑیں اس مہینے کے واجبات کو اگلے مہینے کا سہارا نہ دیں۔ اس سال کے طے شدہ پروگرام کا بوجھ اگلے سال کے کاموں پر نہ ڈالیں اور نہ ہی عصر حاضر کی نسل اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ آنے والی نسلوں کے کاندھوں پر ڈالے تاوہ صحیح طور پر پنپ سکیں اور اپنے عزائم کی تکمیل میں انہیں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ ہم وقت کی لگامیں اپنے ہاتھوں میں رکھ کر زمانے کی دوڑ میں شامل ہو کر کامیاب اور باعمل زندگی گذار سکتے ہیں۔ اس نہج سے ہم خوشی' حوصلہ' سکون اور اطمینان جو کہ زندگی کا بہترین سرمایہ ہیں حاصل کر سکتے ہیں۔

خواجہ مظفر احمد

ہماری زندگی اور ہر نیا سال

زندگی ایک مسلسل جدوجہد اور حرکت کا نام ہے قدرت نے انسان کو پیدا ہی اسی انداز میں کیا ہے کہ وہ حرکت و عمل اور جدوجہد کی داخلی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکے اور اپنی حرکت و فعالیت کے ذریعے کائنات کی تسخیر کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے یوں بھی انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے اور اس کی ساری کمزوریوں اور نقائص کے باوجود ساری مخلوقات کو اس کا تابع بنایا ہے۔ انسان کی عظمت اور کائنات میں اس کی برتری کو کس نے تسلیم نہیں کیا جب کبھی کسی کو احساس ہوا کہ دنیا میں بہت سی چیزیں ناقابل تسخیر ہیں تو کچھ ہی عرصے کے بعد یہ احساس اس وقت غلط ثابت ہوا جب اس نے انسان کو ان چیزوں پر غالب پایا پھر ہر کوئی سوچتا ہے کہ سارے مذاہب نے انسان کو غیر معمولی اہمیت کیوں دی ہے مگر غور کرتے جائیں تو انسان کی غیر معمولی برتری کا احساس پختہ ہوتا جاتا ہے اگر فکر کے پہلو کو حتمی شکل دی جائے تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ غموں اور خوشیوں میں انسان سال و ماہ گذارتا جاتا ہے اور تاریخ بنتی چلی جاتی ہے چنانچہ انسانی تاریخ ایک تسلسل کا نام ہے۔ ایک قافلہ ہے جس میں کچھ لوگ شریک ہوتے ہیں اور اس سے کچھ لوگ بچھڑتے رہتے ہیں مگر مجموعی طور پر انسانی تاریخ میں بہرحال کامیابی انسان کی عظمت اور دوسری مخلوقات پر اس کی برتری کی دلیل ہے۔

جب انسان کو ایسی عظمت ملی تو اپنے لئے اور دوسری مخلوقات کے لئے اس پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں اس لئے کہ جہاں کہیں شخصیات کا وجود ہوتا ہے وہاں صرف اپنی برتری اور اہمیت کے گیت گاتے رہیں تو شائید ہماری اہمیت بے معنی ہو کر رہ جائے بات تو جب ہے کہ ہم اپنے اعمال سے کوشش سے اپنی حیثیت اور مرتبے کو مستحکم کریں اور اپنے اشرف المخلوقات ہونے کا جواز پیش کریں۔

آج ہم اپنی زندگی گذار رہے ہیں اگر کوئی اپنی زندگی کے کسی وقت کو خوشگوار اور کسی وقت کو ناگوار تصور کرتا ہے' ایسا کیوں ہے۔ جب زندگی رواں دواں رہے گی تو خوشی بھی آئے گی غم بھی آئے گا۔ جو لوگ زندگی کو امر الٰہی اور رضائے خداوندی خیال کرتے ہیں وہ نہ تو خوشی کا ایسا خیر مقدم کرتے ہیں کہ آپے سے باہر ہو جائیں نہ غم میں ایسا فرار اختیار کرتے ہیں کہ خود کو اپنی شکست کی آواز سمجھ کر تحریک و عمل سے کنارہ کش ہو جائیں۔ ان کے ہاں غم اور خوشی دونوں حالتوں میں توازن قائم رہتا ہے اور وہ خود کو دور کسی منزل میں مطمئن کر لیتے ہیں کہ اے خدا ہم تیرے سامنے سر جھکاتے ہیں جو چاہے دے جو چاہے لے۔

بہت سے لوگوں کا خیال یہ ہے کہ خوشی کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ بلکہ احساس و غم میں کمی کا نام خوشی قرار پاتا ہے۔ غالب کا نقطہ نظر یہ ہے۔ کہ جب درد حق پہ فدا ہو جاتا ہے تو دوا بن جاتا ہے اور جب مشکلوں کا کوئی شمار نہیں ہوتا تو مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں یہی نہیں بلکہ ان کے خیال میں صرف موت ہی غم اور دکھ کا علاج کرتی ہے ورنہ شمع کو ہر رنگ میں رات بھر جلنا ہی پڑتا ہے۔

اس نقطہ نظر میں یقین رکھنے والے قدرتی طور پر زندگی کی مشکلات سے حراساں نہیں ہوتے اور ہر مشکل کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں۔ عالم کی سوانح حیات کا جائزہ لیا جائے تو معدودے چند ہی ایسے لوگ نظر آئیں گے جنہوں نے پر آسائش زندگی بسر کی ہے ورنہ کثرت ایسے لوگوں کی ہو گی جنہیں مشکلات نے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا اور جن کے جوڑ جوڑ کو غموں کی زنجیروں نے جکڑ لیا تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے بنی آدم کے لئے زندہ رہنے کی ایسی مثالیں قائم کیں جو ان کی موت کے باوجود ابھی تک قائم ہیں اور سفر حیات میں روشنی دینے والے چراغ کا کام دے رہی ہیں۔

شمس و قمر کو اپنے مدار میں پابند بنانے والے خالق کائنات نے جس کی مشیت کا ہاتھ ہر شئی کو اس کی پیشانی سے پکڑے ہوئے ہے۔ حیات عالم کے لئے کچھ ایسے اٹل قانون بنا دیئے ہیں۔ جن کی پابندی موجب راحت اور جن کی خلاف ورزی موجب تکلیف بن جاتی ہے۔ متوازن زندگی بسر کرنے والے قدرتی طور پر اس خوشی کے زیادہ قریب رہتے ہیں جو ان کے تئیں اطمینان دیتی ہے اور غم ان کے نزدیک بہت کم آتے ہیں ان کے افکار کی راہ میں بے چینی کی لہر پیدا کرتے ہیں۔ گو زندگی میں توازن خوشی اور غم کی آمد و رفت کا راستہ قرار پاتا ہے۔ توازن ہے تو خوشی مضبوط رہے گی۔ توازن نہیں رہے گا تو غم قریب آ جائے گا۔ اگر ہم توازن کے اس مقام پر کھڑے ہو کر نئے سال کا خیر مقدم کریں گے تو قدرتی امر ہے کہ نئے سال کا ہر لحہ ہمارے لئے خوشیوں کا پیغام لے کر آئے گا اور ہماری قومی زندگی میں ہر دن نیک اور مبارک ثابت ہو گا۔ ہمیں خوشی کے ساتھ آئین وقت اور پر امن ماحول میں اپنے نئے عزائم اور نئے ارادوں کے ساتھ ترقی کے راستے پر قدم اٹھانے کا موقعہ ملے گا۔ لحہ لحہ کا جوڑ دن ہفتے میں سال بنتا ہے اسی طرف قوموں کی فرد فرد کا جوڑ ان کے راستے پر اٹھنے والے قدم کی قوت ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے نہ قومی زندگی کے وقت کو خرابی کے غار میں ڈالنا چاہئے نہ قومی اتحاد کے جوڑ کو نفاق اور اختلاف کے ذریعہ کمزور بنانا چاہئے نہ ذہن کی باریک تہوں کو زمانے کے بد اثرات سے متاثر ہونے دینا چاہئے جو اسے تباہ کر دیتے ہیں بلکہ ہمارے سامنے وقت کی مناسبت سے عظیم مقاصد ہوں اور امن کی تکمیل کے لئے شب و روز کی دعاؤں کے ساتھ فعال کوششیں ہوں تو زندگی حسین نظر آنے لگتی ہے۔ زندگی کے گذرتے ہوئے سالوں میں سے ہر ایک سال اپنے اختتام پر نئے سال کی نوید دیتا ہے اور گذرے ہوئے بارہ مہینوں کی مختصر مدت میں ایک طویل داستان ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ جس سے ہمیں محاسبہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے کہ میں نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ کس حد تک میں نے کوشش کی اور کس حد تک سستی۔

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"نئے سال کے آغاز پر اہل مغرب نے شرابیں پی کر اور غیر ذمہ داری کا ثبوت دے کر خوشیاں منائیں اس رسم کا جائزہ لیا جائے تو یہ بالکل بے معنی اور کھوکھلی رسم ہے۔ جہاں تک مومن کا تعلق ہے وہ اپنی خوشیوں کا اظہار نئے سال کے آغاز پر اس طرح کر سکتا ہے اور ان معنوں میں مبارکباد دے سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے حالت بدلنے کی جو اہم ذمہ داری اس پر ڈالی ہے اس کے پیش نظر دوسروں کو مخاطب ہو کر کہہ سکتا ہے کہ اے میرے بھائیو بہنو' میرے بیوی بچو' میرے بڑو اور میرے چھوٹو' اے میرے مسلمانو اور غیر مسلمو! میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ میں اس نئے عزم کے ساتھ اس نئے سال میں داخل ہو رہا ہوں کہ مجھ سے بھلائی پہلے سے زیادہ قوت اور شدت کے ساتھ پھوٹ کر تم تک پہنچے گی اور میں یہ کوشش کرونگا کہ میرا فیض نسبتاً زیادہ عام ہو۔ اس میں پہلے سے زیادہ قوت ہو میں اپنے فیض کو ہر اس سمت میں آگے بڑھانے کی کوشش کرونگا جس سمت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض موجیں مارتا ہوا بڑھتا ہے"۔

نئے سال کی آمد پر کوئی نئے عزائم باندھے یا نہ باندھے کوئی اپنا محاسبہ کرے یا نہ کرے لیکن انسانی زندگی عجیب ہے انسان چاہے نہ چاہے وہ گذرتی جاتی ہے دنوں کے بعد دن' ہفتوں کے بعد ہفتے' مہینوں کے بعد مہینے اور سالوں کے بعد سال گذرتے جاتے ہیں انسان اس معاملہ میں سراسر بے اختیار ہے کچھ بھی نہیں کر سکتا نہ اپنی عمر کو روک سکتا ہے نہ وقت پر قید کی حدیں مقرر کر سکتا ہے۔ لیکن ہر وہ شخص جو کہ حساس ہے اس کو اپنی زندگی کے ہر نئے سال کے پہلے ایک خاص قسم کی خوشی ہوتی ہے اور نئی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے۔ بظاہر جب انسان بوڑھا ہو جائے اور اس کے بال سفید ہو جائیں تو یہ احساس زیادہ زوردار ہوتا ہے اس دن کچھ آرزوئیں' کچھ تمنائیں' کچھ امنگیں اور کچھ دعائیں دل کی گہرائیوں سے ابھرتی ہیں کہ یہ سال میرے لئے بہت ہی اہمیت کا سال ہے گو گذشتہ سال بھی اہمیت کا سال تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے موقع دیا کہ میں بھلے کام کر سکوں۔ دعا ہے کہ آمدہ سال میں اللہ تعالیٰ ہماری طبیعتوں میں سہل انگاری پیدا نہ ہونے کے سامان پیدا فرمائے اور بھلے کاموں کا جوش ہمارے دلوں میں عظیم عزم لیکر پہنچے۔ ہم بیتے ہوئے سال کا اس نقطہ نظر سے جائزہ لیں۔ حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"کہ سارا سال کون سی ایسی بدیاں تھیں جن سے وہ غافل رہے ہیں کون سی ایسی نیکیاں تھیں جنہیں وہ اختیار کر سکتے تھے لیکن نہیں کیا۔ نظام جماعت میں ان کا کیا مقام ہے خدمت کے کون سے مواقع تھے جو انہوں نے ضائع کئے ہیں کس حد تک وہ تحریکات پر عمل کرتے ہیں اور آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کس حد تک ان کا وجود جماعت کے لئے مفید ہے اور غیر کے لئے مفید ہے کس حد تک وہ بنی نوع انسان کو اللہ کی طرف بلانے کامیاب رہے ہیں یا اپنی اولاد کو خدا کی طرف متوجہ کرنے میں

باقی صفحہ ۵ پر

بشریٰ قریشی

غذا۔ اور اس کے کھانے کے آداب

حسین و جمیل کائنات کے رحمان و رحیم آقا و پروردگار نے انسان کو تخلیق کرنے کے بعد اس کی حیات کی بقاء کے لئے ہر وہ بندوبست فرما دیا جس کی اسے قدم قدم پر ضرورت پیش آتی ہے۔ انسان کی اولین ضروریات میں ستر پوشی اور زندگی کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے غذا کا بندوبست فرمایا۔ کلام الٰہی میں اس کا ذکر کچھ اس طرح ہے کہ ہم نے تمہیں جو رزق حلال دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔ ایک اور جگہ فرمایا کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو۔ اس کے ساتھ ہی اللہ رب العزت نے حلال اور پاکیزہ اشیاء کھانے کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ اور ایمان والوں پر لازم قرار دیا ہے حلال اور طیب چیزوں کا استعمال کرو۔ غذا انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ تین وقت کے فاقہ کے بعد کیا جا سکتا ہے۔ غذا جہاں انسانی بقا کو قائم رکھتی ہے وہیں اس کے اخلاق و کردار پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔ یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ غذا انسانی مزاج پر کچھ اس طرح اثر انداز ہوتی ہے کہ بے تحاشا گوشت کھانے والے لوگ جارح اور جنگجو قسم کے ہوتے ہیں اور سبزیاں استعمال کرنے والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی طبیعت میں ہیجان اور خونخواری نہیں پائی جاتی۔ زیادہ سبزیاں استعمال کرنے والوں کے بارے میں یہ بھی تحقیق ہے کہ ان لوگوں کو خون کے اور جلدی امراض لاحق نہیں ہوتے۔ کیونکہ سبزیوں میں نائٹروجنی اجزاء کی مقدار کم اور وٹامنز اور نمکیات کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ گویا غذائیں نہ صرف مزاج پر اثر انداز ہوتی ہیں بلکہ متوازن غذا کے استعمال سے صحت و تندرستی کے ساتھ بیماریوں سے نجات بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ دودھ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ زندگی کو طوالت دیتا ہے۔ ہندوستان کے قدیم باشندوں کی درازی عمر کا راز دودھ کے استعمال پر ہے۔ ساگ وہ غذا ہے جو صحیح معنوں میں دودھ کی نعم البدل ہے۔ جہاں دودھ میسر نہ ہو وہاں ساگ کا استعمال دودھ کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ وٹامنز کا بہت بڑا ذخیرہ گاجروں میں پایا جاتا ہے اس کا بکثرت استعمال بصارت کو تیز کرتا ہے اور بادی و بلغمی بیماریوں اور خرابی خون دل کی دھڑکن اور پتھری و یرقان کے لئے مفید ہے۔ پیاز گندھک اور فولاد کا مرکب ہے۔ اس کا ٹیکہ سل و دق کے جراثیم کا قاتل ہے۔ اسی طرح دالیں اور پھل اپنے اندر انسانی صحت کے لئے معجزنما اثرات رکھتے ہیں جو کسی بھی دوا میں ممکن نہیں ہے گویا جو کچھ بھی حلال اشیاء میں سے ہم کھاتے ہیں وہ کسی نہ کسی پہلو سے ہمارے لئے کوئی نہ کوئی اہمیت و افادیت ضرور رکھتی ہیں۔ جس طرح کھانا ہماری زندگی کا اہم جز ہے۔ بالکل اسی طرح کھانا کھانے کے بھی کچھ آداب ہیں۔ کھانا کھانے کے آداب کا جائزہ اگر ہم دینی احکام کی روشنی میں لیں تو معلوم ہو گا کہ ہم میں بہت سے لوگ کھانا کھانے کے آداب سے قطعی ناآشنا ہیں بلکہ ان آداب سے کوسوں دور ہیں اگر آپ کو اس بات کا یقین نہ ہو تو شادی بیاہ کے مواقع یا خوشی کی کسی دعوت میں کھانا کھانے والوں کے انداز کا جائزہ لیجئے غاروں میں رہنے والے انسان کی یاد تازہ ہو جائے گی اس فرق کے ساتھ کہ غار کا انسان تہذیب و تمدن سے ناواقف تھا اس وقت تہذیب و تمدن کی ابتداء تھی۔ جب کہ آج یہی تہذیب اپنے عروج پر ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے کہ جسے ہم تہذیب کا عروج کہتے ہیں وہ تیزی سے زوال پذیر ہے۔ اچھے خاصے شکل سے سنجیدہ و متین نظر آنے والے باوقار قسم کے لوگ کھانا میز پر لگتے ہی کچھ اس طرح کھانے پر جھپٹیں گے جیسے جانور شکار پر۔ اس ضمن میں چھوٹے بڑے معزز غیر مہذب کی کوئی تفریق نہیں کھانا کھاتے ہوئے سبھی ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے بن جائیں گے۔ نوجوان طبقہ پر تو محض الزام ہے ہم نے تو اچھے خاصے بزرگ قسم کے حضرات کو ایسی حرکات میں ملوث پایا ہے۔ اپنی حیثیت و مرتبے اور بزرگی کا خیال کیے بغیر وہ بھی اس تگ و دو میں مصروف عمل ہوں گے کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے بوٹیوں پر پہلا حملہ انہیں کی جانب سے ہو۔ پلیٹ کو ایک ہی مرتبہ بلا سوچے سمجھے بھر لیا جائے گا۔ چاہے اتنا ڈھیر کھانا کھایا جا سکے یا نہ کھایا جا سکے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے بہت سا کھانا پلیٹوں میں بچ جاتا ہے جسے بعد میں ضائع کر دیا جاتا ہے کھانا ضائع کرنا بہت ہی برا فعل ہے۔ پلیٹ میں اتنا ہی کھانا ڈالنا چاہئے جتنا کہ کھایا جا سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کے بعد برتن کو صاف کرنے والے کے حق میں برتن دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس شخص کو آگ سے نجات عطا فرما جس طرح اس نے مجھے شیطان کے ہاتھ سے نجات دلائی۔ لیکن کیا ہوتا ہے کہ پلیٹ کو صاف کرنا تو درکنار اس میں کافی سارا کھانا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بعض افراد تو ایسے ہیں کہ وہ کھانا ٹھنڈا ہونے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتے۔ گرم گرم اندر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت گرم کھانے کو پیٹوں میں آگ بھرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ معاشرے کی سالمیت اور باہمی محبت کے لئے دعوتیں کرنا اور قبول کرنا ضروری ہے۔ مگر کھانے کے دوران حرص اور طمع بازی سے کام لینا انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکر گزار کھانے والے ‘صبر کرنے والے’ روزہ دار کی مانند ہیں۔ دلچسپ ترین امر یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کھانا کھانے کے آداب سے واقف ہے مگر ہم میں سے اکثر کرتے وہی کچھ ہیں جو ان آداب کے منافی ہوں۔ متوازن غذا اعتدال کے ساتھ کھائی جائے تو صحت کی ضامن ہو جاتی ہے لیکن اسی غذا کا غلط استعمال انسانی صحت کے لئے مضر ثابت ہوتا ہے۔ آج کل ہمارے روز مرہ کھانوں اور دعوتوں میں جس طرح تکلف اور اسراف سے کام لیا جاتا ہے لگتا ہے کہ کھانا زندگی کی بقاء کے لئے نہیں کھایا یا کھلایا جاتا بلکہ دنیا دکھاوے اور اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے ہمیں بھی ہائی سوسائٹی کے جراثیم نے اپنی لپیٹ میں میں لے لیا ہے۔ گردن کو کلف لگے کپڑے کی مانند اکڑایا جا سکتا ہے کہ ہم اونچی سوسائٹی کے رکن ہیں اور یہ سب کچھ کرنے کے لئے جو جتن کرنے پڑتے ہیں ان کے عوض بلند فشار خون میں مبتلا ہونا کوئی اہم بات نہیں ہے۔ دعوتوں میں پیسوں کا زیاں ایک عام سی بات بن گئی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ دعوتوں میں جتنا تکلف اور اسراف سے کام لیا جائے گا اتنی ہی پذیرائی ہو گی اور اس کے لئے پیسوں کا حصول جس ممکن طریقے سے ہو سکے کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پیسے کی حرص آج کے دور میں ایسا روگ بن گئی ہے جسے ہر شخص بڑی خوشی کے ساتھ پال لیتا ہے۔ اس روگ میں مبتلا لوگوں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی دولت کی نمائش کس طرح کریں۔ بیمار ذھن کے یہ لوگ اس کے لئے نت نئے طریقے ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ دولت سے دوسروں کو مرعوب کرنے کا ایک انداز یہ دعوتیں بھی ہیں۔ جہاں دعوتوں کے نام پر ناجائز ذرائع سے کمائی ہوئی دولت لٹائی جاتی ہے۔ فائیو سٹار ہوٹلوں میں دعوت کے نام پر بے حیائی کے مظاہرے ہوتے ہیں۔ فنکشن ہال ہیں یا شادی ہال ہیں مکس گیدرنگ (GATHERING) کی آڑ میں فحاشی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کھانا کھانے کے صحیح آداب پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

عبادت تو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتی۔ عبادت کو اچھا کرنے کے لئے آپ کو اچھا بننا پڑتا ہے۔ لیکن اگر اچھا نہ بھی بن سکیں تب بھی عبادت لازم ہے وہ تو کسی حالت میں نہیں ٹلے گی۔ پس عبادتوں کو قائم کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مستحق ذہین طلبہ کے لئے

"شعبہ امداد طلبہ" میں

اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط باآمد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

اضلاع گجرات اور سیالکوٹ سے خصوصی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا ان جماعتوں کو تربیت کے اعتبار سے بہت سخت نقصان پہنچا ہے۔ بعض جگہ پر بچیاں بھی دوسری جگہ بیاہ دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ان جگہوں پر جادو اور ٹونے ٹوٹکے پر اعتقادات کی باتیں بھی سننے میں آئی ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ اندھیروں کی باتیں ہیں۔ مہدی تو یہ سب باتیں ختم کرنے کے لئے آیا ہے۔ بعض اوقات شادیوں وغیرہ کے موقع پر بد رسومات کی جاتی ہیں رشتوں کے وقت جائیدادوں کو دیکھا جاتا ہے۔ جہیز میں کار یا جائیداد مانگی جاتی ہے۔ یا یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمارے بیٹے کو انگلستان یا امریکہ پہنچا دیا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ سب گھاٹے کے سودے ہیں۔ بچیوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح جانچنا اور بیچنا یہ سب افسوسناک باتیں ہیں۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ ہونے والی ساس اور نندیں قافلہ بنا کر بچی والوں کے گھر جاتے ہیں اور ان کا دیکھنے اور بات کرنے کا انداز ایسا ہوتا ہے جیسے کسی جانور کا سودا کیا جا رہا ہو۔ ایسی صورت حال سے بچی والے بڑی بے عزتی اور خفت محسوس کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں معاشرے کو زہر آلود کرنے والی ہیں۔ انہی کی وجہ سے معاشرے میں ناقابل برداشت تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ لڑکیوں پر ظلم ہوتا ہے۔ عورتیں بھی تو ظلم کرتی ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے جائزہ لیا ہے اور اس پر گہرا غور کیا ہے۔ عورتوں پر زیادہ ظلم کی ذمہ داری خود عورت پر عائد ہوتی ہے۔ ربوہ میں میں نے جائزہ لیا کہ لڑکوں کو بد تمیز بنانے میں ماں کا دخل سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ گھر میں لڑکی کی کوئی قدر نہیں کی جاتی اور لڑکے کو سر پہ بٹھایا ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص لڑکے کی کسی بدتمیزی یا برائی کا ذکر کرے تو شیر کی طرح اٹھ کر جواب دیتی ہیں۔ ایسے ماحول میں پلنے والے بچے کی ماں کے پاؤں کے نیچے جنت نہیں ہو سکتی۔ ایسا لڑکا بڑا ہو کر جس بچی کا خاوند بنے گا اس کا برا حال ہوتا ہے سالن ذرا سا ٹھنڈا ہو جائے تو گھر میں طوفان آ جاتا ہے اور بیوی غریب ہر وقت خاوند کے سامنے نوکروں کی طرح ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی چھوٹی موٹی بات پر اسے بدنی سزا بھی دی جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پھر یہی مائیں اپنی لڑکیوں کو سکھاتی ہیں کہ دوسروں کے ماں باپ میں عیب تلاش کرو۔ لڑکی جو ظلم کرنے والی ہے وہ بھی ایسی ماں ہی کی تربیت میں ظلم کرتی ہے۔ لیکن ہر چیز میں دوسرے بھی امکانات ہیں۔ لڑکے جو ماں باپ کے قابو میں نہیں ہیں۔ بد اخلاق ہیں۔ بعض شدید مزاج مرد ہیں گھر پر ان کے مزاج کا اتنا سخت اثر پڑتا ہے کہ ماں ان کی صحیح تربیت کر ہی نہیں سکتی۔ گھر کے ہر فرد میں احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی برائیاں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اور پھر دنیا جہنم بن جاتی ہے۔ جن کے لئے یہ دنیا جہنم ہے انہیں اس دنیا کی بھی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ آپ زمیندار ہیں آپ کو یہ کیوں سمجھ نہیں آتی کہ جو بوٹی ایک دفعہ کھیت میں داخل ہو جائے تو اصل پودوں کی بجائے وہی زیادہ پھیلتی ہے۔ کلر کہار کی طرف ایک بوٹی ہے جو ہر جگہ پھیل چکی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عکرمہ نے شکایت کی کہ میرے باپ کو برا کہتے ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بلا کر فرمایا کہ کسی بیٹے کو اس کے باپ کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر آپ نے دنیا میں دین حق کو پھیلانا ہے تو اپنے اخلاق کو درست کریں۔ اب جبکہ احمدیت کے پھیلنے کے دن آ رہے ہیں۔ اللہ کی رحمت اور تائید کی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں۔ ساری دنیا میں بہار آنے کے آثار ہیں۔ اس ماحول میں اپنے رسم و رواج کو درست کرنا ضروری ہے۔ اپنے اخلاق کو درست کریں۔ اپنے بھائیوں کے لئے نرم ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خصوصیت سے میں سیالکوٹ اور گجرات کے اضلاع کو کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے اضلاع میں صلاحیتیں زیادہ ہیں۔ وہاں ان کے بد استعمال کی وجہ سے یہ بد تعریفی ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء بڑی تعداد میں ان علاقوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ گجرات میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی پیدا ہوئے ہیں۔ اب بھی ان علاقوں حضرت مولانا راجیکی پیدا ہونے چاہئیں۔ لڑنے جھگڑنے والے کیوں پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ کے اندر جو صلاحیتیں موجود ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ سیالکوٹ اور گجرات کی زمین انسانی لحاظ سے بڑی زرخیز ہے اسی لئے خرابیاں بھی یہاں زیادہ موجود ہیں۔ اگر ان کو زرخیز زمین مل گئی تو آپ کے اندر برائیاں پیدا ہونے لگ جائیں گی۔

حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے سیالکوٹ کے بارہ میں ایک خطبہ میں ایسا ہی ذکر کیا تھا تو ریزولیوشن آنے شروع ہو گئے کہ ہم سچے دل سے توبہ کرتے ہیں۔ ایسا کرنا ہو گا۔ اپنے گھروں کے ماحول بدلنے ہوں گے۔ بیاہ شادی کی رسومات میں تبدیلی لانی ہو گی۔ ان رسومات میں عزت نہیں ہے۔ عزت وہاں سے ڈھونڈیں جہاں خدا نے رکھی ہے جو دین حق کے پیروکاروں کو چھوڑ کر غیروں سے محبت کے رابطے کرتے ہیں وہ عزت نہیں کماتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا غیر احمدی معززین سے مل کر بڑائی کا احساس پانا بنیادی طور پر احساس کمتری کی علامت ہے کہ میری عزت احمدیوں نہیں غیروں میں ہے۔ ان لوگوں سے رابطہ کرنا منع نہیں ہے لیکن ان سے مل کر عزت ڈھونڈنا یہ غلط ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ عزتیں تو تقویٰ میں ہیں۔ اور آپ عزتیں ڈھونڈتے ہیں تھانیداروں سے تعلقات میں۔ رشوت خور افسروں سے تعلقات میں۔ پٹواریوں سے روابط میں۔ ایک احمدی جس میں تقویٰ ہو شرافت ہو ایسے لوگوں سے کہیں زیادہ معزز ہے۔ اس لئے سیاستدانوں سے تعلقات میں عزت نہ تلاش کریں۔ ان کے بارے میں تو یہ محاورہ عام ہے کہ ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے ان کو خریدا جا سکتا ہے۔ ہمیں تو اللہ نے امر بالمعروف کے لئے مامور فرمایا ہے۔ سچی بات کہنے اور سچ اختیار کرنے سے اگر کسی سے تعلقات منقطع بھی ہو جائیں تو ہونے دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے دنوں میں میں سیاستدانوں سے کہا کرتا تھا کہ خدا کے واسطے قوم کو آزادی دلا دیں۔ پٹواری اور تھانے دار سے آزادی دلا دیں۔ اگر کوئی سیاستدان یہ عہد کر کے اٹھے کہ میں پاکستان کے عوام کو پٹواری اور سیاستدان سے آزادی دلا دوں گا تو وہ ملک کی بہت بڑی خدمت کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اپنے دلوں کو صاف کریں اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ ہم نے دنیا کے درباروں کو کیا کرنا ہے؟ اگر خدا کے دربار کو چھوڑ دیا تو پھر کچھ بھی حاصل نہ ہو گا۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو متقی ہے وہ عزت کا مستحق ہے۔ اللہ کو پتہ ہے کہ کون عزت والا ہے کیونکہ وہی ہے جو عزت دیتا ہے۔ اللہ کی آنکھ اندھیروں کو بھی دیکھ رہی ہوتی ہے اور روشنی کو بھی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی ایک نظم میں یہ الفاظ بار بار بیان فرمائے ہیں سبحان من یرانی۔ پاک ہے وہ جو مجھے دیکھ رہا ہے۔ ہمیشہ اس احساس کو زندہ رکھیں کہ میرا پاک خدا وہ ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے۔ اسی کے تعلق میں زندگی بسر کرنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کے ضلع (سیالکوٹ) میں احمدیت ایک وقت بڑی شان سے اٹھ رہی تھی۔ محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے بڑے بھائی۔ بڑے معزز زمیندار تھے۔ ایک دفعہ میں ان کے ہاں گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے جو عزت ملی ہے وہ اس سڑک سے ملی ہے۔ میں نے حیران ہو کر سڑک کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ سڑک قادیان کی طرف جاتی ہے۔ اسی سے ہم قادیان جاتے ہیں۔ ہم اس سڑک پر چلتے ہوئے پیدل قادیان جایا کرتے تھے اور راستے میں یہ گاتے جاتے تھے۔

ساڈے قادیاں دی ٹھنڈی وا

اس سڑک پر چلنے والے بڑی بڑی عزتیں پا گئے۔ دنیا کے لحاظ سے ان کو اتنی عزتیں ملیں کہ سیالکوٹ ان کے لئے چھوٹا ہو گیا۔ انہی لوگوں نے پھر یہاں سے نکل کر بہاولپور، بہاولنگر، سرگودھا، کراچی، اور لاہور وغیرہ علاقوں کو آباد کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سیالکوٹ کے احمدی خاندانوں کو ان کی اپنی برادریوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے بڑی عزتوں سے نوازا ہے۔ آج بھی اپنی اولادوں میں آپ کو پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ انقلاب تو آپ کی چوکھٹ پر کھڑا ہے۔ اس کا استقبال کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے کہ میری باتیں مانیں۔ اگر آپ میری باتوں پر کان دھریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہت عزتیں عطا کرے گا اور احمدیت کا انقلاب آپ کے قدموں میں ہو گا۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۶۶ میں صائمہ شفاعت بنت شفاعت اللہ قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن گوہد پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی انگوٹھی ایک عدد بالیاں دوعدد کل وزن ۹ ماشہ مالیتی ۳۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صائمہ شفاعت بنت شفاعت اللہ گوہد پور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ بشیر احمد ایڈووکیٹ وصیت نمبر ۱۴۵۱۴ گوہد پور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد شاہد مربی سلسلہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۹۳۶۷ میں محمد امین بٹ ولد حسن محمد قوم بٹ پیشہ — عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۹۱ء ساکن جودھالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۲-۸-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ مکان رہائشی قیمت ۶۰۰۰۰ روپے جس میں میرا حصہ ۲۰۰۰۰ روپے ہے ۲۔ قطعہ زمین ۱۶ مرلے قیمت ۸۰۰۰۰ روپے ۳۔ نقد ۲۰۰۰۰ روپے ۴۔ سائیکل ایک عدد سیکنڈ ہینڈ قیمت ۱۰۰۰ روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد امین بٹ ولد حسن محمد جودھالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ مبشر احمد ولد منیر احمد ڈوگری گھمناں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ مبشر احمد ولد غلام احمد ڈوگری گھمناں ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۹۳۶۸ میں خالدہ پروین زوجہ سید محمد اشرف شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی ساکن بلانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین ایک ایکڑ واقع بلانوالہ مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر ۳۰۰۰ روپے بذمہ خاوند ۳۔ زیور طلائی بالیاں دوعدد وزن ایک تولہ مالیتی ۴۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خالدہ پروین موضع بلانوالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ بشیر احمد ایڈووکیٹ وصیت نمبر ۱۴۵۴۱ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد شاہد مربی سلسلہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۹۳۶۹ میں شاہدہ انور زوجہ رانا محمد انور خالد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰۰ روپے ۲۔ طلائی زیورات وزنی ۱۰ تولے مالیتی تقریباً ۳۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہدہ انور زوجہ رانا محمد انور خالد ایس اے الیکٹرونکس فاضل چوک میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۱ رانا محمد انور خالد (خاوند موصیہ) میرپور اے کے گواہ شد نمبر ۲ میاں عبدالرشید ناگی میرپور آزاد کشمیر۔

مسل نمبر ۲۹۳۷۰ میں امتہ الرشید زوجہ راجہ محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیور طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی ۴۵۰۰ روپے نقد رقم ۷۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید زوجہ راجہ محمد سلیم جی ۱۵ اسٹاف کالونی میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۱ میاں عبدالرشید میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۲ راجہ محمد سلیم وصیت نمبر ۲۱۸۸۵۔

مسل نمبر ۲۹۳۷۱ میں عارف محمود شہزاد ولد غلام قادر قوم جٹ وڑائچ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عارف محمود شہزاد ولد غلام قادر مانگا ڈاکخانہ پھلورہ براستہ چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ شاکر مسلم ناصر ولد منیر احمد بٹ جامعہ احمدیہ ربوہ ناصر ہوسٹل گواہ شد نمبر ۲ نعیم اکرم طاہر باجوہ ولد محمد اکرم باجوہ جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

بقیہ صفحہ ۱

وصیت کا نمبر ۱۲۰۱ تھا اور رفیقہ حضرت مسیح موعود تھیں اور پیدائشی احمدی تھیں۔ وفات کے وقت عمر تقریباً ۱۰۰ سال تھی۔ آپ محترم عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی الف کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم فضل الٰہی صاحب طاہر دارالصدر غربی ربوہ کی دائیں ٹانگ میں فریکچر ہوجانے سے ٹانگ کو فریم لگادیا گیا ہے۔ چند روز تک فریم اتارنے کی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم خدا بخش ناصر صاحب زعیم حلقہ دارالصدر شرقی کے خسر مکرم احمد جان صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS

47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

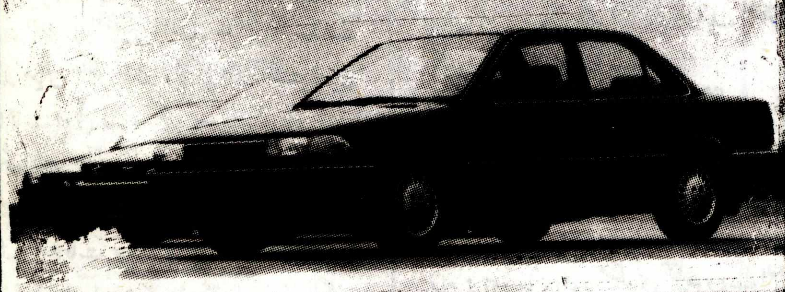

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون: ۷۷۲۴۶۰۶ - ۷۷۲۴۶۰۹ - ۷۷۲۴۶۰۷